اَلْمُنْتَقٰی لِمَجْدِالْدِیْن ابْن تَیْمِیَّۃُالْحَرَانِی ؒ کا منہج واسلوب کا ایک تحقیقی جائزہ

حافظ حامد رحمان - 1

حافظ محمد افضل - 2

Abstract

It is a fact that due to the diversity in the aims and differences of purpose of the narrators, the change in the style of their writings has taken place. An example of this can be seen in the difference between the writings of Obaidullah ibn Musa al-Abbasi and Abu Dawud al-Tayalisi and the books of Abu Muhammad al-Husayn ibn Mas'ud al-Baghawiyyah. And one of the purposes of the muhaddithin was to collect the hadiths of the rules in their own style for which they wrote.

Some of them were just for health. Such as umdat al-ahkam, etc., and the purpose of some was only to collect the hadiths of the rules, that is, to make the source of the hadiths easier. Some of them adopted length, some of them adopted the style of brevity, some of them adhered to certain conditions. And some of them preferred the aspect of accumulation only to be added to the argument of rulings. Some of them included the suspension in it and some of them avoided it. And only the titles of the hadiths are sufficient.

Below we will review the style and methodology of Al-Muntaqi Lamjad Al-Din Ibn Taymiyyah. Al-Muntaqi min al-Akhbar min al-Ahkam is a book containing 3945 hadiths of rulings and issues in two volumes. In this book, Imam Majid-ud-Din Ab Taymiyyah has collected the hadiths related to the rules in one place. Most of the hadiths related to the rules are taken from Sahih Sittah. This is the only book of its kind in the books of Hadith, which is the essence of Sahih Sittah. To provide guidance from the Prophet.

Keywords : Majid-ud-Din Ab Taymiyyah , Hadiths , Accumulation , Review , Methodology , Sahih Sittah , Adopted length

موضوع کا تعارف

محدثین کے اغراض میں تنوع اور مقاصد میں اختلاف کی وجہ سے ان کی تصانیف کے انداز میں تبدیلی ایک حقیقت ہے۔اس کا

1-پی ایچ ڈی سکالر شعبہ علوم اسلامیہ دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

2-پی ایچ ڈی سکالر شعبہ علوم اسلامیہ دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

نمونہ عبید اللہ بن موسیٰ العبسی ؒ اور ابو داؤد الطیالسی ؒ کی تصانیف سے لے کر ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی ؒ کی کتاب المصابیح تک لکھی جانے والی کتب کے انداز میں پیدا شدہ فروق سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اورانہی اغراض میں ایک غرض محدثین کا احکام کی احادیث اپنے انداز میں جمع کرنا تھا جس کے لیے انہوں نے تصانیف کیں۔ اس میں بعض کا مقصد صرف اور صرف صحت کا حصول تھا۔ جیسا عمدۃ الاحکام وغیرہ اور بعض کا مقصد صرف اور صرف احکام کی احادیث کو جمع کرنا تھا یعنی احادیث کے ماخذ کو آسان کرنا تھا۔ اس میں کچھ نے طوالت کو اختیار کیا کچھ نے اختصار کا انداز اختیار کیا بعض نے کچھ شرائط کا التزام کیا۔ اور بعض نے صرف اور صرف جمع کرنے کے پہلو کو ترجیح دی کہ احکام کے ادلہ کو جمع کر دیا جائے بعض نے موقوف کو اس میں شامل کیا اور بعض نے اس سے گریز کیا بعض نے سندوں کا لحاظ رکھا اور بعض نے سندوں کو حذف کر دیا۔ اور صرف عناوین احادیث کے حوالہ پر اکتفاء کیا۔ ذیل میں ہم المنتقیٰ لمجد الدین ابن تیمیہ ؒ کا اسلوب و منہج کا جائزہ لیں گے۔ المنتقیٰ من الاخبار من الاحکام دو جلدوں میں 3945 احادیثِ احکام ومسائل پر مشتمل کتاب ہے۔ اس کتاب میں امام مجد الدین اب تیمیہ نے احکام سے متعلق احایث کو ایک جگہ جمع کیا ہے، احکام سے متعلق ان احادیث میں زیادہ تر احادیث صحاح ستہ سے لی گئی ہیں۔ کتبِ حدیث میں اپنی طرز کی یہ واحد کتاب ہے۔ جو صحاح ستہ او رمسند احمد کا جوہر ہے۔ اس گراں قدر مجموعے کا مقصدِ تالیف روزمرہ پیش آنے والے مسائل واحکام (عبادات، معاملات ، معاشرت، معاشیات، سیاسیات وغیرہ) میں اہل اسلام کے لیے سنت نبویہ سے رہنمائی مہیا کرنا ہے۔

وجہ انتخاب موضوع

المنتقیٰ لمجد الدین ابن تیمیہ اہل علم کے ہاں مقبول کتاب ہے، نیل الاوطار اسی کتاب کی شرح ہے جس نے مقبولیت کی بلندیوں کا چھوا ہے، اسی لیے المنتقیٰ لمجد الدین ابن تیمیہ کا اسلوب و منہج جاننا اور یہ بات بھی پیش نگاہ تھی کہ حدیث کے متعلقہ موضوع سے وابستہ رہنا دارین مین خوش بختی اور سعادت کی ضمانت ہے اور خود رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا:

((نضر الله عبدا سمع مقالتي فوعاها ، فبلغها من لم يسمعها))(1)

"اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے جو میری بات سنتا ہے اسے یاد کرتا ہے اور آگے اس تک پہنچاتا ہے جس نے نہیں سنا"

اس کتاب میں روزمرہ پیش آمدہ مسائل کا حل اور علم وحکمت کا بیش بہا خزانہ موجود ہے۔ جس سے اردو دان طبقہ محروم ہے۔ اس لیے مقالہ نگار کی کوشش یہ تھی کہ احادیث احکام کے اس ذخیرہ کے متعلق عوام الناس کو اگاہی حاصل ہو۔

سابقہ کام کا جائزہ

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ سنت تشریعی ہے۔ اسی طرح یہ امر شک وشبہ سے بالا تر ہے کہ قرآن مجید کے بعد نوع انسانی میں سب سے زیادہ جس موضوع پر قلم اٹھایا گیا ہے وہ نبی پاک ﷺ کی حدیث مبارکہ اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہے۔ تدوین حدیث اور شرح حدیث کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہی شروع ہو گیا تھا، تاہم اس عنوان کے تحت روایات جمع کرنے اور آگے منتقل کرنے کا کام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے محبت اور محنت سے سر انجام دیا تقریبا ایک صدی پر مشتمل اس دور میں فن تدوین حدیث نبوی فروغ پایا۔ اس دور میں حدیث پر جو کام ہوا وہ انتہائی ٹھوس بنیادوں پر تھا، اور اس کا زیادہ تر انحصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر تھا۔ اس کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے اس سلسلہ کو جاری رکھا اور یہ سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔ مقالہ ہذا بعنوان " اَلْمُنْتَقٰی لِابْن جَارُود اوراَلْمُنْتَقٰی لِمَجْدِالدِّیْن ابْن تَیْمِیَۃُ الْحَرَانِی کے منہج واسلوب کا تقابلی

مطالعہ " پر اب تک کوئی تحقیقی کام سامنے نہیں آیا، البتہ اس عنوان سے متعلق مختلف پہلوؤں پر انفرادی سطح سے کوئی نہ کوئی کام کیا جاتا رہا ہے۔ جن کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے۔

- **المرتضیٰ الی المنتقیٰ لمجد ابن تیمیہ۔** مخطوط تالیف: لطف اللہ جحافہ لطف اللہ بن احمد 1243ھ، بخط محمد بن احمد الشاطبی فی القرن الثالث عشر الہجری مکتبہ جامعہ الملک سعود، قسم المخطوطات
- **نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار۔** المطبعۃ المنیریۃ مصر، 1357ھ، المطبعۃ العثمانیہ المصریہ، طبعۃ مکتبہ الکلمات الازھریہ 1398ھ
- **قطر الغمام فی شرح احادیث الاحکام ابن العباس احمد بن الحسن المعروف ابن قاضی الجبل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ الحنبلی وفات 771ھ یہ کامل شرح نہیں ہے اور یہ بھی معلوم نہیں کہ آیا یہ مطبوع بھی ہے کہ نہیں ہے ۔
- اسی طرح سے ایک ابن الملقن نے ایک شرح لکھی تھی۔ شرح المنتقٰی فی الاحکام۔ یہ بھی غیر کامل ہے اور اس کا مطبوع یا غیر مطبوع ہونا ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔

ابوالبرکات مجد الدین عبد السلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوالبرکات مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ ابن ابو القاسم بن محمد بن خضر بن محمد بن علی بن عبد اللہ الحرانی المعروف ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔[2]

ابن تیمیہ کی وجہ تسمیہ

ابن تیمی رحمۃ اللہ علیہ ہ نہ تو آپ کی کنیت ہے اور نہ لقب۔ بلکہ آپ کے خاندان کے ہر فرد کو ابن تیمیہ کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ کے حوالے سے علامہ ابن خلکان نے ابوالبرکات المستوفی کی روایت نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ کے پر دادا القاسم الخضر کے بڑے صاحبزادے فخر الدین محمد الخطیب رحمۃ اللہ علیہ 606ھ میں حج کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو دوران سفر آپ کا قیام راول کے قریہ میں ہوا جہاں ابن المستوفی نے آپ سے اس نام کی وجہ تسمیہ دریافت کی۔ آپ نے بتایا کہ جب ان کے نانا حج کو جا رہے تھے تو ان کا گزر تبوک کے ایک گاؤں تیماء سے ہوا جہاں انہوں نے ایک چھوٹی خوبصورت بچی دیکھی۔ جب وہ حج سے واپس گھر پہنچے تو انہیں ان کی نومولود بچی کی خبر سنائی گئی۔ آپ نے اسے دیکھا تو اس کی شکل ہو بہو اس بچی سے ملتی تھی جسے آپ نے دورانِ سفر تیماء میں دیکھا تھا ۔ آپ بے ساختہ یاتیمیہ یاتیمیہ پکارنے لگے۔ چنانچہ اس کا نام بھی تیمیہ رکھ دیا گیا چنانچہ اس مناسبت سے آل تیمیہ کو ابن تیمیہ کہا جانے لگا ۔[3]

اکثر مورخین نے اس نام کی یہی وجہ بیان کی ہے البتہ علامہ ابن کثیر دمشق رحمۃ اللہ علیہ ی نے اس سے اختلاف کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ تیمیہ دراصل ابوالقاسم الخضر کی دادی کا نام تھا۔ جو نہ صرف بلند پایہ عالمہ فاضلہ تھیں بلکہ اچھی واعظہ وزاہدہ بھی تھیں۔ وہ اس قدر مشہور ہو گئیں کہ ان کے خاندان کے افراد بھی اس نام کی مناسبت سے یاد کئے جانے لگے۔[4]

ولادت: امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ 590ہجری میں حران میں پیدا ہوئے۔(5)

تعلیم وتربیت

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے علمی گھرانہ میں آنکھ کھولی آپ کا خاندان علم دین، علم حدیث اور علم فقہ میں مشہور تھا، موصوف اپنی ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں ہی حاصل کی۔

جب آپ کی عمر نو سال کی ہوئی تو آپ کے والد نے امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعلیم وتربیت کے لیے وقت کے مشہور فقہیہ، محدث اور خطیب فخر الدین شیخ حران کے سپرد کی آپ نے شیخ حران سے قرآن کریم حفظ کیا اور انہی سے علم حدیث اور علم فقہ کی ابتدائی کتابیں پڑھی۔

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو سن 603ء نے اپنے چچازاد بھائی سیف الدین عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے بغداد گئے، یہ آپ کا پہلا علمی سفر تھا۔اس کے بعد عراق تشریف لے گئے وہاں آپ نے دو سال تک علم قرات کی تعلیم شیخ عبد الواحد بن عبد السلام بن سلطان المتوفی 604ھ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی شیخ عبد السلام سے امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے علم قرات کی دس کتابیں پڑھیں۔امام موصوف بغداد او عراق کے علماء سے علم حدیث ،فقہ، حساب، وراثت اور علم العروض حاصل کرنے بعد سن 609ھ کو حران واپس آئے۔(6)

مذہب امام موصوف امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذہب کے پیروکار تھے۔(7)

شیوخ آپ نے بہت سے اساتذہ سے علم حاصل کیا جن میں چند ایک مشہور شیوخ یہ ہیں۔

1. عبد الوہاب بن سکینہ المتوفی 607ھ رحمۃ اللہ علیہ
2- احمد بن الحسن العاقولی المتوفی 608ھ رحمۃ اللہ علیہ(8)
3- عمر بن طبرزد المتوفی 607ھ رحمۃ اللہ علیہ
4- عبد العزیز بن محمود بن الاخفر- المتوفی 611ھ رحمۃ اللہ علیہ
5- عبد العزیز بن منیع- المتوفی 612ھ رحمۃ اللہ علیہ
6- عبد المولی بن ابی تمام بن باد- المتوفی 605ھ رحمۃ اللہ علیہ۔(9)
7- محمد بن عالی بن غنیمہ الحلاوی- المتوفی 611ھ۔ رحمۃ اللہ علیہ(10)
7- ابو البکاء العکبری- المتوفی 616ھ رحمۃ اللہ علیہ۔(11)

امام مجد الدین ابو البرکات عبد السلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات

کسی بھی شخصیت کی علمی خدمات کو بیان کرتے ہوئے سب سے پہلے اس کی تالیفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا شمار چونکہ محدثین میں سے ہوتا ہے۔اس وجہ سے آپ کی علمی خدمات میں کتب حدیث نمایاں حیثیت کی حامل ہیں۔آپ کی تالیفات میں سے چند کا تذکرہ ذیل میں کیا جارہا ہے جس سے امام مجد الدین ابن تیمیہ کے تبحر علمی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہوگا۔

1- کتاب اطراف احادیث التفسیر
2- ارجوزۃ فی القراءات
3- الاحکام الکبری
4- کتاب المحرر بین کتب المذھب
5- المحرر فی الفقہ
6- المسودۃ فی اصول الفقہ
6- المنتقٰى في الأحكام الشرعية من كلام خير البرية

المنتقٰى في الأحكام الشرعية من كلام خير البرية تعارف اور اسلوب و منہج

المنتقٰی من الاخبار من الاحکام دو جلدوں میں 3945 احادیثِ احکام و مسائل پر مشتمل کتاب ہے۔اس کتاب میں

امام مجد الدین اب تیمیہ نے احکام سے متعلق احایث کو ایک جگہ جمع کیا ہے، احکام سے متعلق ان احادیث میں زیادہ تر احادیث صحاح ستہ سے لی گئی ہیں۔ کتبِ حدیث میں اپنی طرز کی یہ واحد کتاب ہے۔ جو صحاح ستہ اور مسند احمد کا جوہر ہے۔ اس گراں قدر مجموعے کا مقصدِ تالیف روزمرہ پیش آنے والے مسائل واحکام (عبادات، معاملات، معاشرت، معاشیات، سیاسیات وغیرہ) میں اہل اسلام کے لیے سنت نبویہ سے رہنمائی مہیا کرنا ہے۔

کتاب کا نام:

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب المنتقی، ہمیشہ اہل علم کے ہاں مقبول رہی ہے، یہ کتاب مختلف اوقات میں مختلف اشاعتی اداروں میں شائع ہوتی رہی ہے جس سے اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، مختلف اشاعتی اداروں نے اس کتاب کو شائع کیا۔

1-المنتقي من أحاديث الأحكام ، مؤسسة الرسالة - بيروت، 1405 هـ-

2-انتقاه من الأحكام الكبري ،دار البشائر بيروت ، 1410ھ

3-المنتقي في الأحكام من خير الأنام ،دارالكتب المصرية 1350ھ

4-المنتقي من اخبار المصطفيٰ ، مطبع فاروقی دہلی 1297ھ

5-المنتقي من أحاديث الأحكام ،مكتبہ طوبقو استنبول 1270ھ

6-المنتقي من اخبار الأحكام مكتبة الدار - المدينة المنورة، 1406

7-المنتقي في الأحكام الشرعية عن خير البرية دار الفكردمشق:1406 ھ.

8- حديقة الازهار ترجمة منتقي الاخبار،دار الدعوة السلفيه لاهور 1430ھ

منتقی الاخبار لمجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے شمار تعلیقات اور شروحات لکھی گئی ہیں، وقت کے ساتھ ساتھ ان میں اضافہ ہوتا گیا ہے، ہر زمانہ میں مشہور محدثین نے اس کی شرح کی ہے۔ جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب اہل علم و دانش کی نگاہ کا مرکز رہی ہیں، اور عوام الناس نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے، ذیل میں ہم اس کتاب کی شروحات کا جائزہ لیتے ہیں۔

1۔المنتقی فی الاحکام لمقدسی

یہ کتاب المنتقی لجد ابن تیمیہ کی شرح ہے، یہ شرح محمد بن احمد بن ربد الهادی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ (ت 744ھ) کی تالیف ہے یہ کتاب سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ لیکن مولف کی وفات کی وجہ سے مکمل نہیں ہو سکی۔[12]

2۔تلیقہ علی کتاب المنتقی

یہ شرح شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن مقلع المقدسی رحمۃ اللہ علیہ (ت 763ھ) کی ہے، موصوف اپنے دور کے بہت بڑے نحوی، لغوی، حکیم، فلسفی اور کئی کتابوں کے مولف تھے۔ آپؒ حلب میں بھی تحصیل علم کے لئے رہے ہیں، آپؒ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں اس کتاب میں موصوف نے المنتقی کی ابواب بندی بھی کی ہے اور یہ شرح 3 جلدوں پر مشتمل ہے۔13

3۔المنتقٰی فی الاحکام لشیخ السلامیہ الدمشقی

یہ کتاب معروف فقہیہ حمزۃ بن موسی بن احمد بن الحسین بن بدران الحنبلي، المعروف بابن شیخ السلامیۃ رحمۃ اللہ علیہ (عز الدین، أبو یعلي) الدمشقي الحنبلی (ت 769ھ) کی تصنیف کردہ ہے، آپ کی مشہور تصانیف میں
استدراکات علی اجماع ابن حزم اور شرح احکام المنتقٰی للمجد بن تیمیۃ-[14]

4-المرتقی إلی المنتقٰی

یہ لطف اللہ جحاف رحمۃ اللہ علیہ (1189 - 1243ھ-) الصنعانی کی شرح ہے۔ موصوف اپنے زمانے کے مؤرخ، فقیہ، اصولی، محدث، حافظ، النحو والصرف اور علم المعاني والبیان کے عالم ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف میں

- شرح المنتقٰی المرتقی إلی المنتقٰی
- درر الحور العین في سیرة المنصور علي
- العباب في تراجم الاصحاب،
- قرة العین بالرحلة إلی الحرمین،
- التاریخ، وفنون الجنون في جنون الفنون-[15]

شامل ہیں۔ المنتقی کی شرح کا نام' المرتقی إلی المنتقٰی رکھا ہے یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

5۔قطر الغمام فی شرح احادیث الاحکام

یہ کتاب احمد بن الحسین بن عبد اللہ ابن عمر قاضی القضاء رحمۃ اللہ علیہ (ت 771ھ) کی تصنیف ہے، آپ کا شمار حدیث کے مشہور اساتذہ میں ہوتا ہے حدیث کے سلسلہ میں موصوف نے گراں قدر خدمات سرانجام دی مندرجہ بالا شرح المنتقی بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔16

6۔المنتقی فی الاحکام لابن ملقن

یہ ابن الملقن رحمۃ اللہ علیہ کی شرح ہے۔ یہ کتاب المنتقی کے حواشی میں شمار ہوتی ہے۔17

7-نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار

نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار، محمد بن علی شوکانی کی بے نظیر شرح

8-الوجیز المنتقٰی والعزیز الملتقی

یہ شرح مصر کے مشہور مفسر، فقیہ، نحوی اور ادیب کی تصنیف ہے۔

منتقی الاخبار کے بارے میں اہل علم کی آراء

امام ابن جزریؒ المنتقی لمجد الدین ابن تیمی رحمۃ اللہ علیہ ہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

الف ینعي مجد الدین ابن تیمیه کتاب 'المنتقي في الاحکام " وهو مشهور لم یولف مثله

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "المنتقی فی الاحکام "مشہور زمانہ تصنیف ہے۔ اس جیسی تصنیف اور کوئی نہیں

اسی طرح ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ

" أما كتب الاحكام فاجلها وأوسعها وانفعها كتاب " منتقي الأحكام فانه جمع الأحاديث التي يعتمد عليها علماء الأسلام في الأحكام -[18]

احکام سے متعلق کتابوں میں سے سب سے زیادہ بہترین اور فائدہ مند کتاب منتقی الاحکام ہے۔ جس میں ایسی احادیث جمع کی گئی ہے جس پر علماء اسلام کا اعتماد ہے۔

المنتقٰی في الأحكام الشرعية من كلام خير البرية کی خصوصیات:

المنتقٰی في الأحكام الشرعية من كلام خير البرية کو جو خصوصیات دیگر کتب حدیث سے ممتاز کرتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ حسنِ ترتیب: ایک باب کی احادیث کو ایک جگہ جمع کیا ہے۔

2۔ امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "حدثنا .أخبرنا. حدثني . و أخبرني" کے فرق کو ملحوظ رکھا ہے۔[19]

3۔ ایک ہی مفہوم کی حدیث اگر دو مختلف راویوں سے باختلاف الفاظ ذکر کرتے ہیں تو صرف ایک سند پر اکتفاء کرتے ہیں اور "أللفظ لفلان" کے الفاظ سے اشارہ کرتے ہیں۔[20]

4۔ جب کبھی کسی نام یا کنیت کا ذکر کرتے ہیں تو اس کی توضیح کبھی "ھو فلان" یا "فلانا" سے کرتے ہیں۔[21]
جس سے امام صاحب کی حسنِ صداقت کے ساتھ، حسنِ ذوق کا ثبوت ملتا ہے۔

5۔ امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مقدمہ میں خود روایت کو تین طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔

- وہ حدیثیں جو بالکل صحیح ہیں اور ان کی روایت کو عموماً متقن، حافظ، ضابط، اور ثقہ تسلیم کیا گیا ہے۔
- وہ حدیثیں جن کی روایت باعتبار ثقاہت اور حفظ اتقان کے پہلے درجے کی نسبت کم ہے۔
- وہ حدیثیں جن کی روایت کو عموماً یا اکثر محدثین نے مردود قرار دیا ہے اور "متهم بالكذب" وہ ان طبقات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں پہلی قسم کی حدیثوں کے بعد دوسری قسم کی احادیث درج کروں گا۔ لیکن مجھے تیسری قسم کی حدیث سے کوئی سروکار نہیں۔

6۔ امام مجد ابن تیمیہ نے مختلف طرق اور تحویلِ اسانید کو ایجاز کے ساتھ نہایت عمدہ انداز میں پیش فرمایا ہے۔

7۔ امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب کو اپنے شہر میں نہایت اطمینان و سکون کے ساتھ تصنیف کیا۔ اور اس وقت آپ کے بہت سے مشائخ زندہ تھے۔ اس لئے الفاظ کے سیاق و سباق میں نہایت غور و فکر سے کام لیا۔

8۔ حدیث کے پورے متن کو ایک ہی جگہ بیان کرتے ہیں اور اس کے پورے الفاظ کو نقل کرتے ہیں اور روایت بالمعنی کے بجائے روایت باللفظ کرتے ہیں اور یہ اُن کی غایت احتیاط کی دلیل ہے اور اس کو صحابہ کرام یا بعد کے لوگوں کے اقوال کے ساتھ ضم نہیں کرتے۔

اہل علم کی آراء

امام ابن جزریؒ المنتقی لمجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

الف ينعي مجد الدين ابن تيميه رحمۃ اللہ علیہ كتاب 'المنتقي في الاحكام " وهو مشهور لم يولف مثله [22]

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "المنتقی فی الاحکام "مشہور زمانہ تصنیف ہے۔اس جیسی تصنیف اور کوئی نہیں

اسی طرح ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ

" أما كتب الاحكام فاجلها وأوسعها وانفعها كتاب " منتقي الأحكام فانه جمع الأحاديث التي يعتمد عليها علماء الأسلام في الأحكام -[23]

احکام سے متعلق کتابوں میں سے سب سے زیادہ بہترین اور فائدہ مند کتاب منتقی الاحکام ہے۔ جس میں ایسی احادیث جمع کی گئی ہے جس پر علماء اسلام کا اعتماد ہے۔

روایت حدیث میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ دیگر محدثین کی نسبت اعلی مقام رکھتے ہیں۔ اور ان کا اسلوب اس سے جدا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب المنتقیٰ الاخبار کو آسان اور عام فہم انداز میں تحریر کیا ہے تاکہ قاری مسئلہ کو سمجھ سکے کتاب کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا ہے اور ایک موضوع سے متعلقہ احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا تاکہ قاری کے لیے مسائل تلاش کرنے اور پڑھنے میں آسانی ہو۔

اسلوب و منہج

قرآنی الفاظ اور آیات سے استدلال

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے المنتقی میں مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے آیات پیش کی ہیں اور کبھی کسی لفظ کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے بھی آیات سے معاونت لی ہے جن میں سے بطور مثال چند ایک یہ ہیں:

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ إذْ أَغْفَى، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَقُلْنَا لَهُ: مَا أَضْحَكَك يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ {إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ} [الكوثر: 1] {فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ} [الكوثر: 2] {إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ} [الكوثر: 3] . ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرَ؟ قَالَ: وَذَكَرَ الْحَدِيثَ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ) [24]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ پر غفلت سی طاری ہوئی پھر آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو کس بات سے ہنسی آرہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر ابھی ایک سورت نازل ہوئی پھر (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ) پڑھا پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے۔ اور پھر حدیث ذکر کی ہے اس کو احمد رحمۃ اللہ علیہ، مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ: «صَلَّيْت مَعَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ اور خلفاء ثلاثہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے، میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے "بسم اللہ" پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی ﷺ کس چیز سے قرأت کا آغاز فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز کے متعلق سوال پوچھا ہے کہ اس سے پہلے کسی نے ایسا سوال نہیں کیا۔

اطراف اسناد کے ساتھ حدیث:

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ہر حدیث سے پہلے اس کی مکمل سند بیان نہیں کرتے ہیں، بلکہ اطراف اسناد کے ساتھ احادیث کو بھی نقل کرتے ہیں۔ جیسا کہ

وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ حَدَّثَتْنِي الرُّبَيِّعِ بِنْتُ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ فَذَكَرَ حَدِيثَ وُضُوءِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَفِيهِ: «وَمَسَحَ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَأْسَهُ بِمَا بَقِيَ مِنْ وَضُوئِهِ فِي يَدِهِ مَرَّتَيْنِ، بَدَأَ بِمُؤَخَّرِهِ، ثُمَّ رَدَّهُ إلَى نَاصِيَتِهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُد مُخْتَصَرًا وَلَفْظُهُ: «إنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَسَحَ رَأْسَهُ مِنْ فَضْلِ مَاءٍ كَانَ بِيَدَيْهِ[25]

حضرت ربیع بنت معوذ وہ حدیث جس میں نبی ﷺ کے وضو کا بیان ہے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے وضو کے بچے ہوئے اس پانی کی تری سے جو آپ ﷺ کے ہاتھوں میں باقی تھی اپنے سر کا دوبار اس طرح مسح کیا کہ پچھلے حصے سے ابتدا کی اور پھر پیشانی تک لوٹالائے ۔اور تین تین بار دونوں پاؤں دھوئے۔

حدیث میں موجود علل کی وضاحت:

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں موجود علل کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، اس بارے میں حدیث کے نقل کرنے میں رواۃ کا اختلاف، اس میں جو محدثین مفرد ہیں ان کا بھی تذکرہ کیا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث الفاظ کا کچھ اختلاف تھا وہ بیان کیا ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ إلَيْهِمْ أَنْ مَكَانَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: إنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَإِنِّي كُنْت جُنُبًا رَوَاهُ أَحْمَد وَأَبُو دَاوُد، وَقَالَ: رَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : " فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ إلَى الْقَوْمِ أَنْ اجْلِسُوا، وَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ " .[26]

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے نماز شروع کی اور اللہ اکبر کہہ لیا اور پھر لوگوں کو اشارہ کیا کہ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو اور آپ ﷺ اپنے حجرے میں داخل ہوئے اور حجرے سے باہر تشریف لائے تو سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آکر نماز پڑھائی پھر فرمایا میں ایک بشر ہوں میں جنبی تھا۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس

کو ایوب، ابن عون رحمۃ اللہ علیہ اور ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے محمد سے روایت کیا ہے۔ محمد کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بیٹھ جانے کا حکم دیا اور گھر جا کر غسل کیا۔

آئمہ جرح وتعدیل کے اقوال نقل کرنا

علامہ مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ میں راوی کے حالات و کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے جرح و تعدیل بھی پیش کرتے ہیں "کتاب مناسک الحج کی حدیث اذا اشار المحرم الی الصید فقتلہ حرام" میں ہے:

عن جابر قال سمعت رسول اللہ یقول صید البر لکم حلال مالم تصیدوہ او یصاد لکم قال ابو عبد الرحمان عمر بن ابی عمر لیس بالقوی فی الحدیث وان کان قدروی عنہ مالک -[27]

حضرت جابر سے روایت ہے، کہ میں نے رسول سے سنا فرماتے ہیں، کہ تمہارے لئے خشکی کا کھانا حلال ہے، جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔

ابو عبد الرحمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، کہ عمرو ابن ابی عمر قوی نہیں ہیں، حدیث میں اور اگر چہ تحقیق ان سے مالک روایت کرتے ہیں،

حدیث پر حسن، صحیح اور ضعیف کا حکم لگانا

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ بعض جگہوں پر حدیث نقل کرنے کے بعد اس پر حکم بھی لگاتے ہیں جیسا کہ بَابُ طَهُورِيَّةِ مَاءِ الْبَحْرِ وَغَيْرِهِ کے تحت مندرجہ ذیل حدیث نقل کی اور اس حدیث کے بعد امام موصوف حدیث پر حکم لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: «سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنْ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ- [28]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں اور ہمارے پاس پینے کے لئے پانی محفوظ بہت کم ہوتا ہے اگر ہم اس سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم ایسی صورت میں سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ (مچھلی) حلال ہے۔

اس حدیث کے بعد امام موصوف حدیث پر حکم لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

رَوَاهُ الْخَمْسَةُ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف الفاظ الحدیث

امام مجد الدین ابن تیمیہ المنتقیٰ رحمۃ اللہ علیہ میں کسی روایت کو بیان کرنے کے بعد مختلف آئمہ کے لفظی اختلاف کو بھی نقل کرتے ہیں۔ یہ لفظی اختلاف دو مختلف مصادر کتب حدیث میں الفاظ کا بھی ہو سکتا ہے، یا راویوں کا بھی جیسا کہ

عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ» . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَهْ وَالنَّسَائِيُّ قَالَا: وَضُوءُ الْمَرْأَةِ. [29]

حکم بن عمر الغفاری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔اس کو خمسہ نے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ اور سنن نسائی کے الفاظ یہ ہیں، عورت کے وضو والے پانی سے۔

جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں ایک جگہ طہور المراء کے الفاظ ائے ہیں اور ابن ماجہ میں "وضوء المراہ" کے الفاظ ائے ہیں ۔ایک ہی مسئلہ میں مختلف الفاظ والی احادیث بھی جمع کرتے ہیں۔جیسا کہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -:لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ ابْنِ السَّبِيلِ، أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُد.[30]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غنی کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے مگر جو جہاد میں شریک ہو، یا مسافر ہو، یا ایک محتاج ہمسایہ ہو جس کو کوئی چیز صدقہ میں ملے اور وہ تجھے بطور ہدیہ میں دیدے یا تیری دعوت کرے۔

دوسری حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

وَفِي لَفْظٍ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، أَوْ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ، أَوْ غَارِمٍ، أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ بِهَا فَأَهْدَى مِنْهَا لِغَنِيٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَهْ-[31]

حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مالدار کیلئے صدقہ حلال نہیں صرف پانچ آدمیوں کیلئے حلال ہے جو صدقہ (زکوٰہ) وصول کرنے پر مقرر ہو اور اللہ کے راستہ میں لڑنے والا اور وہ مالدار جو صدقہ کی چیز (نادار سے) خرید لے اور اپنے مال سے اس کی قیمت ادا کرے یا نادار کو کوئی چیز صدقہ میں ملی اور اس نے وہ مال دار کو ہدیہ میں دے دی اور قرض دار۔مندرجہ بالا حدیث میں دیکھا جا سکتا ہے، کہ ذکر کردہ احادیث کا مفہوم ایک ہی ہے لیکن الفاظ مختلف ہیں۔امام صاحب نے دونوں کو نقل کر دیا ہے۔

آثار صحابہ سے استدلال

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المنتقی میں مسئلہ کی وضاحت کے لیے آثار صحابہ سے بھی استدلال کرتے ہیں-امام صاحب نے ایسے بے شمار آثار کو اپنی کتاب میں جگہ دی ہے-جیسا کہ

عَنْ كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ فَقَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمْ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ: لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -» . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ وَابْنَ مَاجَهْ[32]

حضرت کریب سے روایت ہے کہ ام الفضل بنت الحارث نے ان کو ملک شام میں حضرت معاویہ کے پاس بھیجا وہ کہتے ہیں کہ میں ملک شام گیا اور جو مقصد تھا وہ پورا کیا ابھی میں شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند ہو گیا ہم نے جمعہ کی رات میں چاند دیکھا پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ آیا تو ابن عباس نے سفر کا حال چال پوچھا چاند کا ذکر ہوا تو مجھ سے پوچھا کہ تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے کہا جمعہ کی رات میں ابن عباس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے خود دیکھا تھا میں نے کہا ہاں میں نے بھی اور دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا اور اگلے

دن حضرت معاویہ اور باقی تمام لوگوں نے روزہ رکھا ابن عباس نے کہا کہ ہم نے ہفتہ کی رات میں چاند دیکھا پس ہم روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تیس دن پورے ہو جائیں یا ہم عید کا چاند دیکھ لیں میں نے کہا آپ کے لئے حضرت معاویہ کی روایت اور ان کا روزہ رکھ لینا کافی نہیں ہے؟ فرمایا نہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم کیا ہے۔

شرح غریب الحدیث

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث بیان کرنے بعد حدیث میں موجود مشکل الفاظ کی شرح بھی بیان کرتے ہیں۔ تا کہ قاری کو فہم حدیث میں ابہام دور ہو جائے جیسا کہ

" الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ " يَعْنِي النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ.[33]

حسن تبویب

امام موصوف ایک باب میں ایک ہی موضوع سے متعلق تمام احادیث جمع کر دیتے ہیں، تا کہ قاری کو مسئلہ کی وضاحت معلوم ہو اور وہ سمجھ سکے ،اس میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسئلہ کے مطابق باب قائم کرتے ہیں اور پھر اس باب میں تمام احادیث جمع کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ

بَابُ الْمَيْتَةُ لِلْمُضْطَرِّ

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: «قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ تُصِيبُنَا مَخْمَصَةٌ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ الْمَيْتَةِ؟ فَقَالَ: إِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِئُوا بِهَا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا» . رَوَاهُ أَحْمَدُ .[34]

حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ ! ﷺ ہم جس علاقے میں رہتے ہیں، وہاں ہمیں اضطراری حالت پیش آتی رہتی ہے تو ہمارے لئے مردار میں سے کتنا حلال ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں صبح اور شام کسی بھی وقت کوئی بھی سبزی توڑنے کو نہ ملے تو تمہیں اس کی اجازت ہے۔

ابواب بندی میں منہج واسلوب

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کی درجہ بندی تین حصوں میں کی ہے۔ جیسا کہ

کتاب میں مختلف ابواب موجود ہیں پھر ابواب کے ذیل باب قائم کیا گیا ہے۔ اور باب میں ایک موضوع سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہے۔ جیسا کہ كِتَاب الطَّهَارَة کے ذیل میں أَبْوَابُ الْمِيَاهِ اور أَبْوَابُ الْمِيَاهِ کے تحت

- بَابُ طَهُورِيَّةِ مَاءِ الْبَحْرِ وَغَيْرِهِ
- بَابُ طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُتَوَضَّأِ بِهِ

- بَابُ بَيَانِ زَوَالِ تَطْهِيرِهِ.
- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ
- بَابُ حُكْمِ الْمَاءِ إِذَا لَاقَتْهُ النَّجَاسَةُ

اسی طرح باقی کتابوں میں بھی یہی اسلوب اپنایا گیا ہے۔

بساوقات امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ابواب بندی میں کتاب کے تحت ابواب قائم نہیں کرتے بلکہ بلکہ کتاب کے فوری بعد اس موضوع سے متعلق تمام احادیث جمع کر دتے ہیں جیسا کہ

1. كتاب الصلاة المريض اس کتاب کے تحت کوئی ابواب یا باب قائم نہیں کیا گیا۔ اس کتاب 3 احادیث بیان کی گئی ہیں۔
2. كتاب العلم اس کتاب کے تحت کوئی ابواب یا باب قائم نہیں کیا گیا۔ اس کتاب 6 احادیث بیان کی گئی ہیں۔
3. كتاب الرهن اس کتاب کے تحت کوئی ابواب یا باب قائم نہیں کیا گیا۔ اس کتاب 7 احادیث بیان کی گئی ہیں۔
4. كتاب الشركة والمضاربة اس کتاب کے تحت کوئی ابواب یا باب قائم نہیں کیا گیا۔ اس کتاب 6 احادیث بیان کی گئی ہیں۔
5. كتاب اللقطة اس کتاب کے تحت کوئی ابواب یا باب قائم نہیں کیا گیا۔ اس کتاب 11 احادیث بیان کی گئی ہیں۔
6. كتاب الخلع اس کتاب کے تحت کوئی ابواب یا باب قائم نہیں کیا گیا۔ اس کتاب 6 احادیث بیان کی گئی ہیں۔
7. كتاب الإيلاء اس کتاب کے تحت کوئی ابواب یا باب قائم نہیں کیا گیا۔ اس کتاب 2 احادیث بیان کی گئی ہیں۔

باب کا نام قائم کرنا

باب کا نام قائم کرنے سے متعلق امام موصوف نے تین طریقے اپنائے ہیں۔

1- مسئلہ سے متعلق باب قائم کرنا اور اس میں اس مسئلہ کی تمام احادیث جمع کر دینا

2- حدیث کے الفاظ میں سے ہی باب قائم کرنا۔ اور بعد میں وہ حدیث لکھ دینا۔

3- قرآنی الفاظ سے استشہاد کرتے ہوئے باب قائم کرنا۔

مصادر کتب کے لیے اصطلاحات

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے حوالہ حدیث کے منفرد اسلوب اپنایا ہے اور اس کے لیے منفرد الفاظ استعمال کیے ہیں۔ جیسا کہ

1-رواه الخمسة 2-رواه الجماعة

3- رواه الخمسة إلا فلان 4- رواه الخمسة، وفي لفظ فلان

نيل الاوطار شرح المنتقى الاخبار لجدابن تيميہ میں امام شوکانی فرماتے ہیں کہ

1-رواه الخمسة سے مراد بخاری مسلم کے علاوہ، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، سنن ابو داؤد، جامع ترمذی اور مسند احمد بن حنبل ہیں۔[35]

2-رواه الجماعه سے مراد بخاری مسلم سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، سنن ابو داؤد، جامع ترمذی اور مسند احمد بن حنبل ہیں۔

3-رواه الخمسة الا فلاں میں، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، سنن ابو داؤد، جامع ترمذی اور مسند احمد بن حنبل شامل ہیں لیکن ان میں سے جس کتاب میں حدیث موجود نہیں ہوتی اس کا نام لکھ دیتے ہیں۔

4-رواه الخمسة، وفي لفظ فلاں میں، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، سنن ابو داؤد، جامع ترمذی اور مسند احمد بن حنبل شامل ہیں۔ لیکن ان میں سے جس کتاب میں حدیث لی ہوتی ہے اس کا ذکر رواہ الخمسۃ، وفي لفظ فلاں کے بعد نام لکھ کر کرتے ہیں۔

5-جس کتاب سے روایت لی ہے صرف اسی کا ذکر کرتے ہیں۔

1-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا» . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ[36]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

صحت وضعف کے اعتبار سے احادیث

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ نے چونکہ احادیث کو ان کی سند کے ساتھ بیان نہیں فرمایا اس وجہ سے جو احادیث انہوں نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہیں وہ صحیح ہونے کے اعتبار سے دو قسم کی ہیں۔

1-وہ حدیث جن کو صحت وثبوت کے ساتھ نقل کی ہے۔

2-وہ احادیث جن کو بعض اہل علم نے صحیح قرار دیا ہے اور ان کا قول امام مجد الدین ابن تیمیہ نے حدیث کے بعد ذکر کیا ہے۔

وہ احادیث جو صحت وثبوت کے ساتھ نقل کی ہے، ان کی دو اقسام ہیں۔

1-وہ احادیث جن کے الفاظ کو نقل کر کے امام صاحب نے ان کی تخریج کی ہے اور ان پر صحیح ہونے کا حکم بھی لگایا ہے۔

2-وہ احادیث جن کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور ان کی تخریج بھی نہیں کی لیکن ان کے صحیح ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

المنتقٰی في الأحكام الشرعية من كلام خير البرية کی خصوصیات:

المنتقٰی في الأحكام الشرعية من كلام خير البرية کو جو خصوصیات دیگر کتب حدیث سے ممتاز کرتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ حسنِ ترتیب: ایک باب کی احادیث کو ایک جگہ جمع کیا ہے۔

2۔ امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ نے "حدثنا .أخبرنا. حدثني . و أخبرني" کے فرق کو ملحوظ رکھا ہے۔[37]

3۔ ایک ہی مفہوم کی حدیث اگر دو مختلف راویوں سے باختلاف الفاظ ذکر کرتے ہیں تو صرف ایک سند پر اکتفاء کرتے ہیں اور "ا لفلان" کے الفاظ سے اشارہ کرتے ہیں۔[38]

4۔ جب کبھی کسی راوی کے غیر معروف نام یا کنیت کا ذکر کرتے ہیں تو اس کی توضیح کبھی "هو فلان" یا "فلانا" سے کرتے ہیں۔[39] جس سے امام صاحب کی حسنِ صداقت کے ساتھ، حسنِ ذوق کا ثبوت ملتا ہے۔

5۔ امام مجد الدین ابن تیمیہ نے مقدمہ میں خود روایت کو تین طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔

- وہ حدیثیں جو بالکل صحیح ہیں اور ان کی روایت کو عموماً متقن، حافظ، ضابط، اور ثقہ تسلیم کیا گیا ہے۔

- وہ حدیثیں جن کی روایت باعتبار ثقاہت اور حفظ اتقان کے پہلے درجے کی نسبت کم ہے۔
- وہ حدیثیں جن کی روایت کو عموماً یا اکثر محدثین نے مردود قرار دیا ہے اور "متہم بالکذب" وہ ان طبقات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں پہلی قسم کی حدیثوں کے بعد دوسری قسم کی احادیث درج کروں گا۔ لیکن مجھے تیسری قسم کی حدیث سے کوئی سروکار نہیں۔

6۔ امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف طرق اور تحویل اسانید کو ایجاز کے ساتھ نہایت عمدہ عبارت میں پیش فرمایا ہے۔

7۔ حدیث کے پورے متن کو ایک ہی جگہ بیان کرتے ہیں اور اس کے پورے الفاظ کو نقل کرتے ہیں اور روایت بالمعنی کے بجائے روایت باللفظ کرتے ہیں اور یہ اُن کی احتیاط کی دلیل ہے اور اس کو صحابہ کرام یا بعد کے لوگوں کے اقوال کے ساتھ ضم نہیں کرتے۔

سفارشات

مقالہ تحریر کرنے کے بعد درج ذیل سفارشات اور تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

- المنتقی لمجد الدین ابن تیمیہ الحرانی کو تعلیمی اداروں میں پڑھایا جائے تاکہ طلباء میں حدیث رسول کی تعلیم کو اجاگر کیا جاسکے۔
- مذہبی سکالرز کو چاہیے کہ وہ اپنا مذہبی فریضہ سرانجام دیتے ہوئے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کو ہر سطح پر علمی و عملی ہر دو صورتوں میں اجاگر کریں تاکہ اس کی نشر و اشاعت کو آسان اور یقینی بنایا جاسکے۔
- حکومت کو چاہیے کہ محدثین کی سوانح حیات، متن حدیث اور ان کی شروحات کو کالج کی سطح میں نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ تاکہ حدیث سے وابستگی کا اظہار کیا جاسکے۔
- لمجد الدین ابن تیمیہ الحرانی کی ترویج کے لیے مزید عنوانات احادیث کی مناسبت سے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر متعارف کروائے جائیں۔
- المنتقی لمجد الدین ابن تیمیہ الحرانی کے موضوع پر سرکاری سطح پر سیمینارز منعقد کروانے چاہییں تاکہ آگاہی احادیث کی مہم چلائی جاسکے۔
- فقہ الحدیث میں ماہرِ حدیث اور ثقہ علماء کی نگرانی میں جدید مسائل حل کروائے جائیں۔
- المنتقی لمجد الدین ابن تیمیہ الحرانی میں موجود مختصر متون پر مشتمل احادیث کو زبانی یاد کروانے کے سلسلہ میں طلبہ میں مقابلے کروائے جائیں۔
- موضوع اور ضعیف روایات کی نشاندہی کر کے معاشرے سے ان کو نکالا جائے اور مستند احادیث کو لوگوں میں رائج کیا جائے۔

- اسلاف محدثین کی متون احادیث پر مشتمل کتب اور ان کی شروحات کو عوام میں متعارف کروایا جائے نیز ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی قیمتی اور مجتہدانہ رائے و علمی نکات سے فائدہ اٹھایا جائے ۔

References

1 -Tirmidhi, Abu Issa Muhammad bin Issa, Sunan Al-Tirmidhi, sharikat maktabat ,labnan masr,, 1975, Hadith: 4658

2 -tarikh arbil145/2

3 -aibn khalkan 'abu aleabaas shams aldiyn 'ahmad,wfiaat al'aeyan , dar sadir ,birut125 /2 ،1900

4 -abn kthyr , 'abu alfida' 'iismaeil bin eumar bn kathir ,albidayat walnihaya258 / 2 ،

5 -Al-Zarkali, Khair al-Din bin Mahmoud bin Muhammad bin Ali bin Faris, Al'aelam Al-Zarkali 6/4

6 -Al-Zarkali, Al'aelam Al-Zarkali 6/4

7 -Al-Zarkali, Al'aelam Al-Zarkali 6/4

8 -Al-Zarkali, Al'aelam Al-Zarkali 6/4

9 -Al-Zarkali, Al'aelam Al-Zarkali 6/4

10 -Al-Dimashqi Al-Hanbali, Shams Al-Din Muhammad bin Ahmed, aleuqud alduriyat min manaqib shaykh al'iislam 'ahmad bin taymit,dar alkatib alearabiu , bayrut 1/18

11 -Dimashqi Al-Hanbali, Shams Al-Din Muhammad bin Ahmed, aleuqud alduriyat min manaqib shaykh al'iislam 'ahmad bin taymit,dar alkatib alearabiu , bayrut 118/

12 - Maqdisi: Muhammad bin Ahmad bin Rabdal Al-Hadi, Al-Muntaqa fi Al-Ahkam, ,dar aleilam bayrut lubnan 1988- 2/187

13 -Shams al-Din Abu Abdullah Muhammad ibn Muqla' al-Maqdisi, Taliqah Ali al-Muntaqa, publisher: Dar al-Shamiya 1989م - 2/178

14 -Sheikh Al Salamiyah Izz Al-Din, Abu Ya'li, Al-Muntaqa fi Al-Ahkam, Al-Jafan Al-Jabi - Qubrus 1987 -1/127

15 -Al-San'ani, Lutfallah Jahaf, Al-Murtaqala to Al-Muntaqa, publisher: Dar Atlas Al-Khadra 1423 ، , ھ- 2/78

16 -qadiy alqada' aihmad bin alhasyn bin eabdalla، aibn eumar ,qatar alghamaam fay sharah ahadyth alahikami, nashir: dar alaietisam - alqahira - 3/102م1985 /

17 -Al-Muntaqa fi Al-Ahkam , Ibn Mulqen 52/1

18 -aibn rajab : zayn aldiyn eabd alrahman bin 'ahmad bin rajaba, litayif almaearif fima limawasim aleam min alwazayif 2/145 nashir: dar abn hazam liltabtaeat walnashr 2004m

19 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth 42

20 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth 2521

21 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth 215

22 -alghayat wanihaya386/1

23 -Ibn Rajab: Zain al-Din Abd al-Rahman ibn Ahmad ibn Rajab, Lataif al-Maaref 2/145 Publisher: Dar Ibn Hazm for printing and publishingم2004/هـ1424 ،

24 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth — 691\ Sahih Muslim: Hadith No 889

25 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth- 7

26 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth- 1106

- 2Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth-25/2 ،

28 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth- 1

29 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth- 9

30 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth- 1605

31 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth- 1605

32 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth- 1636

33 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth - 3469

34 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth- 3651

35 -Al-Shawkani: Muhammad bin Ali bin Muhammad bin Abdullah, Neil Al-Awtar 24/1, Publisher: Dar Al-Hadith, Egyptم1993

36 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth 696

37 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth 42

38 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth 2521

39 -Almntqy Al Iakhbar limajd aldiyn abn taymih ,raqm alhadiyth 488